© rasailojaraid.com

تبصرے

مسلمانوں کے سیاسی افکار: از پروفیسر رشید احمد: تقطیع متوسط، ضخامت ۴۳۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد پانچ روپے پچھتّر پیسے، پتہ:- ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور۔

مسلمانوں نے اپنے عہدِ عروج واقبال میں جہاں اور دُنیا بھر کے علوم وفنون کی طرف توجہ کی اور ان میں طرح طرح کی گلکاریاں کیں، انھوں نے سیاست کو بھی اپنی فکر اور کاوش وتحقیق کا موضوع بنایا، چنانچہ ان میں ابن الربیع، فارابی، ماوردی اور طوسی وابن خلدون جیسے نامور محقق اور مفکر پیدا ہوئے، انگریزی اور عربی میں ان مفکرین پر کافی اور اچھی اچھی کتابیں لکھی گئی ہیں، اس سلسلہ میں پروفیسر ہارون خان شیروانی کی کتاب

THE DERABPMENF OF POLITICAL THOUGHT IN ISLAM اور

پروفیسر عمر فروخ کی کتاب "تاریخ الفکر الاسلامی" خاص طور پر ذکر کے لائق ہیں، زیرِ تبصرہ کتاب بھی اُردو میں اِسی موضوع پر ہے اس میں قرآن مجید کے نظریۂ مملکت وسیاست پر گفتگو کرنے کے بعد فارابی، ماوردی، نظام الملک طوسی، کیکاؤس، غزالی، ابن الطقطقی، ابن تیمیہ، ابن خلدون اور پھر شاہ ولی اللہ، سرسید، جمال الدین افغانی اور ڈاکٹر اقبال، ان میں سے ہر ایک کے سیاسی افکار ونظریات پر الگ الگ مستقل ابواب میں بحث کی گئی ہے، اور اس طرح قاری کو اس ایک کتاب کے مطالعہ سے بیک وقت قدیم وجدید مفکرینِ اسلام سے اور ان کے سیاسی افکار سے تعارف ہوجاتا ہے، لیکن اس طرح کی علمی تصنیف میں یہ بات بُری طرح کھٹکتی ہے کتاب میں مآخذ کا باقاعدہ حوالہ نہیں ہے، پھر بعض مندرجات صحیح بھی نہیں ہیں، مثلاً ص ۲ پر قرآن کی وجہ تسمیہ یہ بتانا کہ یہ کتاب دقیق معانی اور عمیق اسرار کی حامل ہے، حالانکہ قرآن یا قرن سے مشتق ہے یا قرء وقراۃ سے اور دونوں صورتوں میں دقیق معانی یا عمیق اسرار کا کوئی دخل نہیں، اسی طرح ص ۱۲۴ پر ماوردی اور کیکاؤس کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے یہ لکھنا کہ ماوردی خیالی دنیا میں رہتا ہے اور کیکاؤس حقائق سے کبھی چشم پوشی نہیں کرتا، انصاف سے بہت بعید ہے۔ علاوہ ازیں ص ۳۸ پر قرآن کی جو آیت درمیان میں نقل

© rasailojaraid.com